امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
بے مثال خطیب، سحر انگیز شخصیت

شیخ نسیم الصباح (امیر مجلس احرار اسلام اوکاڑہ)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو ہم سے جدا ہوئے اڑتالیس سال گزرنے کو ہیں لیکن آج بھی محفلیں ان کی باتوں اور یادوں سے ترو تازہ اور شگفتہ ہیں۔ جن لوگوں نے شاہ جی کو قریب سے دیکھا اور سنا ہے۔ وہ اس بات کی شہادت دیں گے کہ امیر شریعت سحر انگیز انسان تھے۔ جو شخص ایک دفعہ ان کے قریب ہو گیا وہ انہی کا ہو کر رہ گیا۔ جس نے ایک مرتبہ شاہ جی کو سنا ان کا گرویدہ ہو گیا۔ امیر شریعت اپنی ذات میں ایک انجمن، ایک ادارہ اور ایک تحریک تھے۔

شاہ جی کی خطابت، فصاحت و بلاغت، روانی کے علاوہ اخلاص، جرأت و بے باکی اور حق گوئی سے آراستہ و پیراستہ اور عشقِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت تھی۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا تو اشک بار ہو جاتے۔ سیرت بیان کرتے تو قرونِ اولیٰ کے ورق پلٹ دیتے۔ سننے والے مکہ و مدینہ کی گلیوں میں گھومتے پھرتے۔

مولانا ظفر علی خان نے شاہ جی کے بارے میں کہا تھا:

کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسول میں

علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا:

''قادیانیوں کے خلاف ان کی ایک تقریر ہماری پوری تصنیف سے بڑھ چڑھ کر ہے۔''

امیر شریعت نے ساری عمر مسئلہ ختم نبوت بیان کرتے گزاری۔ وہ سچے اور پکے عاشق رسول تھے۔ وہ ببانگ دہل کہا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والی زبان نہ رہے یا سننے والے کان نہ رہیں۔

۲۱ راگست ۱۹۶۱ء کو یہ عظیم المرتبت انسان لوگوں کے قلب وجگر کو مسخر کرنے والا خطیب راہی ملک عدم ہوا۔ ملتان شہر کی وسعت شاہ جی کے عقیدت مندوں اور جاننے والوں کے ہجوم سے تنگیٔ داماں کی شکایت کرنے لگی۔ راقم الحروف اس عظیم الشان جنازہ میں شریک تھا۔ غم زدہ انسانوں کا ایک ہجوم تھا۔ انھیں سپردِ خاک کیا گیا تو ان کے ساتھ ہی ایک صدی کی تاریخ بھی دفن ہوگئی۔